

نیشنل آفیسر ایڈمی

رول نمبر 7844

سرکاری

ٹیسٹ نمبر # 4

اسلامیات

۳۵ جنوری ۲۰۲۲

ایل اتم ایس 33192

سوال نمبر 2

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے بہتر تصور کو کیسے یقینی بناتی ہیں؟

جواب

”بے شک اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں اہل لوگوں کے سپرد کرو اور جب تم لوگوں کے درمیان قبضہ کرو تو عدل و انصاف سے کام لو۔“

(سورۃ النساء)

قرآن مجید کے نزدیک سرکاری اور حکومتی منصب اللہ کی طرف سے ایک امانت ہے جسے خدا ترس اور صحیح لوگوں کے سپرد کرنا چاہیے۔ اس امانت میں کسی شخص کو اپنی مرضی کنز اور ناپائز فائدہ اٹھانے کا اختیار نہیں۔ اسی وجہ سے سرکاری افسران ریاست کے مانتہ کی حیثیت سے کام کرتے ہیں۔ اس لیے ان کے اور ریاست کے درمیان معاہدہ ہوتا ہے جس پر حلف

اٹھاکرا افسران دستخط کرتے ہیں۔ اس حلف اور اقرار میں کچھ چیزیں بہت نمایاں اور کچھ پوشیدہ ہوتی ہیں۔ اسلام کی روشنی میں سرکاری افسران کی درج ذیل ذمہ داریاں ہیں:

1- معاملات میں دیانت داری:

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں سے ان کی بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ اپنے معاملات میں دیانت دار رہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ جو لوگ دفاتر میں کام کرتے ہیں وہ دفاتر سے سٹیٹری گھر لے آتے ہیں اور جو لوگ اپنی مدارس میں ناظم کا کام کرتے ہیں وہ بھی مدرسہ کے مال کو اپنے ذاتی تصرف میں لے آتے ہیں ایسے سرکاری اور غیر سرکاری ملازمین سے لیے بنی کریم نے فرمایا:

”ہم نے تم میں سے جس شخص کو کسی منصب کا عامل بنایا اور اس نے کوئی سوٹی یا اس سے بھی چھوٹی کوئی چیز ہم سے چھپالی تو یہ خیانت ہے جس کو وہ قیامت کے دن لے کر آئے گا۔“

(صحیح مسلم)

2- اقربا پروری سے اجتناب:

اقربا پروری سے اجتناب کی ضرورت میرٹ کی خلاف ورزی کرنا ہے۔ بدقسمتی سے پاکستان کے بیشتر شعبے میں یہ فلچر عام ہے۔ اور دھوکے کی طرح تمام اداروں کو کھایا ہے۔ سرکاری افسران کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس سے اجتناب کریں۔ خلفائے راشدین میں سے کسی نے اپنے بعد اپنے بیٹے کو خلیفہ نہیں بنایا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے فرمایا: اپنے رشتہ داروں کی تمام جائیدادیں

اپنی ذمہ داری سے

حقوق سرکار ضبط کر لیں اور فرمایا:

”تیرے باپ اور بھائیوں اور غلام
طریقے سے مال اکٹھا کیا جس سے تمہیں ذمہ داری
زیادت دے اس لیے اس کو بیت المال میں
جمع کروانا ضروری ہے۔“

3- جھوٹ سے احتراز:

نبی کریمؐ سے سوال کیا گیا کہ مومن
خیل ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہاں“ پوچھا
گیا جھوٹا ہو سکتا ہے؟ فرمایا ”نہیں“ لہذا
جھوٹ سے احتراز کرنا ہر انسان کی ذمہ داری ہے۔ اور
سرکاری ملازمین کے جھوٹ سے بیت سے نقصان
پہنچتا ہے لہذا ہر اہل ذمہ جھوٹ رکھنے والے جھوٹ
بول کر ہرگز نقصانات کی ذمہ داری ہے۔

4- رفتی اوقات کا لحاظ

وقت کو قیمتی کوئی شے نہیں۔ غری مقلوب

ہے،

”الوقت سيف قاطع“ (وقت کاٹ دینے والی

تلواری ہے۔) اگر

اگر سرکاری افسر عوام الناس کی خدمت کی
بجائے، سرکاری اوقات میں ذاتی مصروفیت
میں وقت ضائع کرے یا یہ تو وہ ریاست سے ہر دوک
کرے یا یہ اور خیانت کو مرتکب کرے یا ہے۔ اس طرز
عمل سے بچنا ہر سرکاری افسر کی ذمہ داری ہے۔ اور
وقت پر عوام کی خدمت کے فرائض کو پورا کرنا چاہیے۔

غیر قانونی کاموں سے انکار:

-5

سرفارسی افسران کو چاہیے کہ وہ غیر قانونی کاموں سے دو اجتناب کریں۔ ایسے کام کو سیاسی، بعد سماجی اور اخلاقی پہلو کے لحاظ سے ریاست اور انسانیت کو نقصان دیں ان سے پرہیز کرے۔ اس حوالے سے کوئی شکب نہیں ہے کہ غیر قانونی کاموں کے حوالے سے سرفارسی افسران پر ہیبت دباؤ ہوتا ہے لیکن اگر وہ ایمان داری بھی ہے اور نیک نیتی سے کام کرنا چاہیں تو وہ کر سکتے ہیں۔

لسانی، مذہبی اور علاقائی عصبیت سے اجتناب:

-6

رسول اکرمؐ نے علاقائیت اور لسانییت کے تمام بت اپنی آخری خطبہ میں پاش پاش کر دیے تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

”جاہلیت کے سارے بت آج میں

اپنی پاؤں کے نیچے روند ریا ہوں۔“

لیکن افسوس ہم نے آج بھی ان سارے بتوں

کو گلے کا ہار بنا لیا ہے۔

سچ کا فروغ:

-7

ایک سچے اور ایماندار افسر کے لیے ضروری ہے کہ

وہ ہر قسم کی عصبیتوں سے بالاتر ہو اور وہ سچ بولے۔ سچ

بولنا مومن کی نشانی ہے۔ اور شان باری تعالیٰ ہے:

”لے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور اپنی

صدق میں شامل رہو۔“

(سورة التوبہ)

8 - انصاف کی فراہمی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”عدل کرو وہ پرہیزگاری سے نزدیک تم ہے۔“

(المائدہ)

اللہ تعالیٰ عدل و انصاف کرنے والا کو پسند کرتا ہے اور نا انصافی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ہے۔ افسران کے پاس طاقت ہوتی ہے کہ وہ اپنے عہدے کا پتھر استعمال کر کے عوام الناس کو انصاف فراہم کریں۔ تاکہ اللہ کی ناراضگی کو صول میں۔

9 - ریاست کے ساتھ وفاداری:

سرفاری افسران ریاست کے ساتھ وفاداری کا حلف اٹھاتے ہیں۔ یہ حلف ایک عہد ہے جو ریاست اور افسر کے درمیان قائم ہو جاتا ہے۔ عہد کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

”وعدہ پور کیا کرو وہ بے شک وعدہ کرے“

بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔“

(بنی اسرائیل)

10 - مستقل مزاجی سے کام لینا:

سرفاری افسر ایسا ہونا چاہیے جو ایم اور دشوار کاموں کی ملاحیت رکھتا ہو، ثابت قدم ہو اور جلد بازی سے کام نہ لے۔ ثابت قدم شخص علی مشکلات کا حل نکال سکتے ہیں۔ حضورؐ کی ذاتِ ہمارے لیے مستقل مزاجی کی تشریح مثال ہے حضرت عائشہؓ نے حضورؐ کے متعلق فرماتی ہیں:

”رسولؐ کو وہ عمل زیادہ محبوب تھا جس پر
مستقل مزاجی سے عمل پیرا ہوا جائے“

حاصلِ نعت:

درجہ بالا ذمہ داریاں واقع کرتی ہیں کہ
سرکاری افسران کو کس قدر قابل اور خدا ترس ہونا چاہیے۔
نہ ذمہ داریاں پہلے آید منسٹریشن۔ کہ کو بہتر بناتی ہیں۔
انری سرکاری اور غیر سرکاری ملازم ان ذمہ داریوں
کو بخوبی سمجھنا تو عوام کے بہت سارے مسائل ان کے
گھبرائی دہلیز پیری حل ہو جائیں گے بقول شاعر:

ۛ کرو مہربانی تم اہل زمین پر
خدا مہربان ہوگا عرش پر

سوال نمبر 1

اسلام میں گڈ گورننس احکامات الہی پر مبنی ہے۔ اس کی خصوصیات کو واضح کریں۔

جواب

”اور کسی مومن مرد اور عورت کو یہ حق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر دیں، تو ان کے لیے خود اپنے معاملے میں فیصلہ کرنے کا اختیار باقی رہ جائے، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی ہے، وہ کھلی گمراہی میں لپوگیا۔“

(الاحزاب)

حکمرانی کا اصل اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ آپؐ اور خلفائے راشدین نے 14 سو سال قبل انتظام ریاست کے حوالے سے جو اصول و تشکیلاتیں وہ اللہ تعالیٰ کی سیاسی و قانونی حاکمیت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”حکمرانی کا حق صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔“

سرفکاری اور حکومتی اختیارات اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکمرانوں کے پاس امانت سے ہیں جن کے استعمال سے مثالی حکمرانی کو تشکیل دینا ان پر فرض ہے۔ اسلام میں مثالی حکمرانی صرف اللہ تعالیٰ کے احکامات پر

غل کرکری قائم کی جاسکتی ہے، جو کہ ریاست کی بنیادی
 ضرورت اور عوام کا حق ہے اور اسلام نے سب سے
 پہلے اس ضرورت کو محسوس کیا اور غلطی اقدامات
 اٹھائے۔ اسلام میں مثالی حکمرانی کی حد اللہ تعالیٰ
 کے احکامات پر مبنی ہے جس کی خصوصیات
 درج ذیل ہیں:

1- رشوت کی ممانعت:

اسلام میں رشوت لینے اور دینے والے دونوں
 پر لعنت لگی ہے اسلام میں رشوت حرام ہے۔ رشوت کی
 موجودگی میں مثالی حکمرانی ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہودی
 مذمت کرتے ہوئے ان کی ایک صفت ^{ذکر} لکھی کہ وہ جی بھر کر
 حرام کھاتے ہیں، فرمایا:

”جھوٹی باتیں بنانے کے لیے جاسوسی کروانے اور حرام مال
 کھانے والے ہیں۔“

(المائدہ)

2- سائیلیں کی مالی مدد کا حکم:

مثالی حکومت کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ
 سائیلیں کی مدد کرے۔ کیونکہ ریاست میں انسانیت
 کے بنیادی حقوق کو جو رے کرنا حکومت کا فرض ہے اور
 جس کے پاس وسائل اور رہائش نہ ہوں ان کی مدد کرنا
 حکومت کے فرائض میں اقل فرض ہے۔ عوام کا حق ہے کہ
 ان کو بنیادی حقوق فراہم کیے جائیں۔ لہذا اس کے بارے
 میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

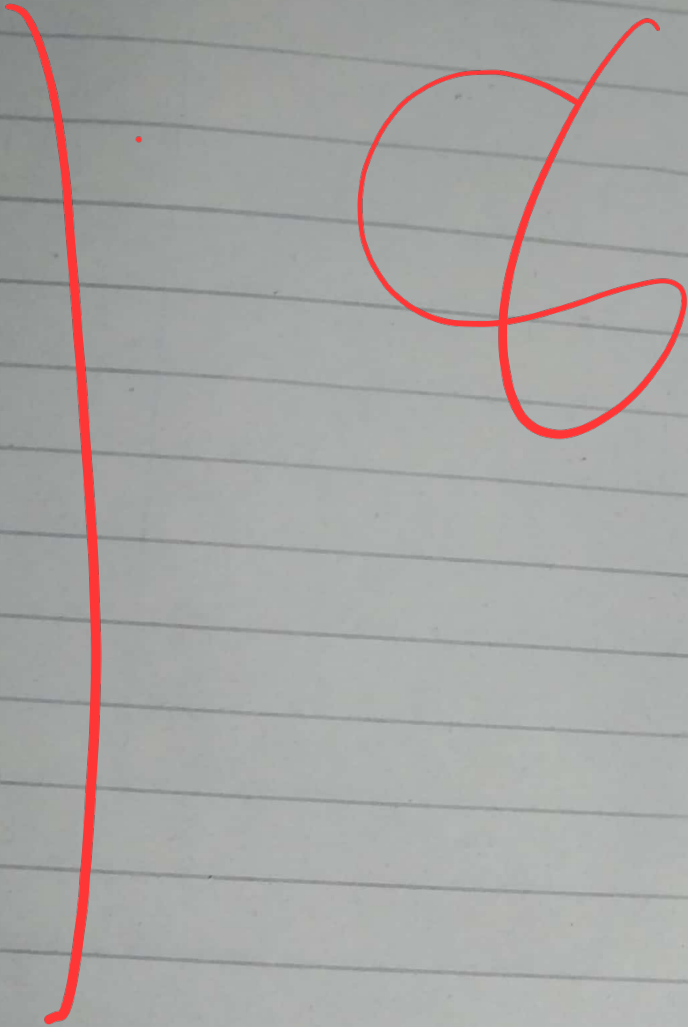
”اور ان کے مال میں مانگنے والے اور نہ مانگنے
 والے کا حق ہوتا ہے۔“

ظلم کا نظام رائج رہا تو وہ حکمران اللہ کے ہاں جواب دہ ہوگا
اور مظلوم کی بددعا سبج نہیں سکے گا۔

-6 مشاورت:

-7 حسن اخلاق سے پیش آنا:

8- | تحائف سے اجتناب؛



حاصلِ بحث :-

Improve it
Make it relevant